© rasailojaraid.com

قادیانی مسئلہ، چند گزارشات

قاضی محمد یعقوب (تلہ گنگ)

روزنامہ ''اوصاف'' ۲،۳/جون ۲۰۱۰ء میں جناب خورشید ندیم صاحب نے اپنے کالم ''تکبیر مسلسل'' کے تحت بعنوان قادیانی مسئلہ (دو اقساط) میں ۲۸/مئی ۲۰۱۰ء کو قادیانی معبدگاہ لاہور میں ہونے والے سانحہ پر اپنا مؤقف قارئین کرام کے سامنے پیش کیا اس پر احقر کی طرف سے بھی چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔ جناب خورشید ندیم صاحب لکھتے ہیں:

''مجلس تحفظ ختم نبوت نے سانحہ لاہور پر جو بیان جاری کیا ہے اس میں کہی گئی ایک بات بطور خاص اہل مذہب و ریاست کی توجہ چاہتی ہے ان کا کہنا ہے کہ وہ قادیانیت کے خلاف ہیں قادیانیوں کے نہیں۔ یہ جملہ اگر سمجھ میں آجائے تو شاید ہم اس آزمائش سے بخیر نکل سکتے ہیں جس کا بطور قوم ہمیں اس وقت سامنا ہے۔''

پھر اس آزمائش سے نکلنے کا موصوف نے اپنے الفاظ میں جو حل تجویز کیا ہے درج ذیل ہے:

''مسلمانوں کے معاشرے میں علماء کا ایک مستقل کردار ہے جسے قرآن مجید انذار سے تعبیر کرتا ہے (سورۃ توبہ) اس کا مفہوم کہ اگر معاشرے میں کہیں اخلاقی فساد پیدا ہوتا ہے۔ یا کسی گروہ یا فرد کی طرف سے دین کی مخالفت ہوتی ہے۔ یا اس میں اضافے یا کمی کی جسارت کی جاتی ہے تو وہ اس میں لوگوں پر حق واضح کر دیں۔ واضح کرنے کا مطلب ہے اپنی بات کا ابلاغ کر دینا۔ یہ اگرچہ ایک مسلسل عمل ہے۔ لیکن اس کا دائرہ یہی ہے ابلاغ۔ یہی وہ کام ہے جو اس امت کی تاریخ میں دعوت وتبلیغ کے عنوان سے جاری۔ ہماری پوری تاریخ میں جید علماء کا یہی کردار رہا ہے۔'' آگے چند سطور کے بعد موصوف یہ فرماتے ہیں کہ ''قرآن مجید کے مطابق اس کام کی بنیادی شرط تفقہ فی الدین ہے۔ یہ کام وہی کر سکتا ہے جو دین کا گہرا فہم رکھتا ہے یہ عام مسلمان کا کام نہیں۔''

اس کے بعد موصوف نے مجلس احرار اور خطبائے احرار پر کرم فرمائی کرتے ہوئے دو الزام عائد کیے۔

(۱)　کہ خطبائے احرار خطیب تھے۔ اور تفقہ فی الدین اور فہم دین سے محروم تھے۔

(۲)　قادیانیت اور قادیانیوں میں فرق ملحوظ نہ رکھ سکے۔

قارئین کرام کی خدمت میں فاضل مضمون نگار صاحب کے قلم سے تحریر شدہ درج بالا دو الزامات پیش خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

(۱)　''یہ بات مجھے اس لیے کہنا پڑی کہ ہمارے ہاں بدقسمتی سے قادیانیت اور قادیانیوں میں فرق ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اگر میری جسارت کو معاف کیا جائے تو میرے نزدیک اس کی وجہ مجلس احرار ہے۔ یہ قادیانیوں کے خلاف اٹھنے والی پہلی عوامی تحریک ہے۔ اس کی قیادت خطیبوں کے ہاتھ میں تھی۔ خطیب کا مخاطب لوگوں کے جذبات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوتے ہیں ذہن اور فکر نہیں۔ اس کی کامیابی یہ ہے کہ وہ عوام سے دادِ تحسین وصول کرے۔'' چند سطور کے بعد مضمون نگار فرماتے ہیں:

''احرار کا ہدف بدقسمتی سے قادیانیت کے بجائے قادیانی بن گئے۔ کیونکہ فن خطابت کی ضرورت یہی تھی۔ یہی اسلوب بعد میں بھی برقرار رہا۔ اب بجائے یہ بتانے کہ قادیانیت کیسے اسلام کے بنیادی عقائد سے متصادم ہے۔ سارا زور اس پر صرف ہونے لگا کہ قادیانی کیسے اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف ہیں۔ چند سطور کے بعد موصوف مضمون نگار اپنی ممکنہ حسرت و آرزو کا اظہار خیال فرماتے ہوئے یوں رقمطراز ہوئے۔ ''میرا احساس ہے کہ اگر اس تحریک کی قیادت خطیبوں کی بجائے مولانا ابوالحسن علی ندوی جیسے کسی جید عالم کے پاس ہوتی تو قادیانیوں کی دوسری یا تیسری نسل میں شاید ہی کوئی ہوتا جو اپنی گمراہی پر اصرار کرتا۔''

فاضل مضمون نگار کا پہلا الزام کہ خطبائے احرار خطیب تھے۔ اور تفقہ فی الدین اور فہم دین سے محروم تھے کے متعلق عرض ہے کہ خطبائے احرار کے سرخیل امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے۔ شاہ جیؒ کے تفقہ فی الدین اور فہم دین پر احقر ایک ناقابل تردید تاریخی حقیقت محترم قارئین کے سامنے پیش کرتا ہے۔ شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم نے امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ (م ۱۹۵۲ھ) کے متعلق یہ تاریخی ارشاد فرمایا تھا ''اسلام کی ادھر پانچ سو سالہ تاریخ شاہ صاحب کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے'' شاعر مشرق کے اسی ممدوح علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے مارچ ۱۹۳۰ء لاہور میں انجمن خدام الدین کے منعقدہ سالانہ عظیم الشان تاریخی جلسہ عام میں جس میں برصغیر پاک و ہند کے پانچ سو نامور و جید علمائے کرام کے علاوہ ہزاروں لوگ شریک تھے اپنے صدارتی خطبہ کے دوران سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے دست حق پرست پر سب سے پہلے بیعت فرماتے ہوئے امیر شریعتؒ کا باوقار و معزز لقب عطا فرمایا نیز آپ کی پیروی میں جلسہ میں موجود پانچ سو نامور جید علمائے کرام نے شاہ جیؒ کے مبارک ہاتھ پر امیر شریعت ہونے کی بیعت فرمائی آنجناب سمیت قارئین کرام غور فرمائیں کہ کیا حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ سمیت اس وقت کے پانچ سو نامور جید علمائے کرام کا حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے طیب ہاتھ پر بیعت کر کے امیر شریعت تسلیم کرنا محض خطابت کی بنا پر تھا؟ اور بقول فاضل مضمون نگار صاحب کے ''خطیب کا مخاطب لوگوں کے جذبات ہوتے ہیں ذہن و فکر نہیں۔ اس کی کامیابی یہ ہے کہ وہ عوام سے داد تحسین وصول کرے، یہ باجماع علم و تقویٰ ان پانچ سو جید علمائے کرام کی بیعت شاہ جیؒ کے تفقہ فی الدین اور فہم دین کی بنیاد پر تھی، اجماع اہل علم کے مقابلے میں فاضل مضمون نگار صاحب کا شاہ جیؒ سمیت تمام اکابر احرار کو جو کہ درحقیقت ذی وقار سنجیدہ و متقی اور تفقہ فی الدین اور فہم دین کے حامل جید علماء ہیں ان پر محض خطیب ہونے کی پھبتی کسنا جناب خورشید ندیم صاحب کا ذاتی خیال اور غیر مناسب ادارک ہے باقی رہا دل کا حال تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحیح سمجھ عطا فرمائے آمین۔

فاضل مضمون نگار کے دوسرے الزام ''خطباء احرار نے قادیانیت اور قادیانیوں میں فرق ملحوظ نہ رکھا'' اس سلسلے

© rasailojaraid.com